مسز صوفیہ یوسف خشک

# تعارف کتب

## (۱) دنیا جن سے روشن ہے

| | | |
|---|---|---|
| مرتب | : | ڈاکٹر نثار احمد قریشی |
| اشاعت | : | مارچ ۲۰۰۳ء |
| سائز | : | "۸" × "۵ |
| صفحات | : | ۱۴۴ |
| ناشر | : | پنجاب ادبی سنگت اٹک |
| قیمت | : | ۱۰۰ روپے |

دنیا میں تمام عظیم انسانوں کی عظمت کے پس پردہ اگر جھانک کر دیکھا جائے تو اس میں استاد کا بھرپور عمل دخل ملتا ہے۔ بہر حال یہ تو ایک سلسلہ لافانی ہے، ایک بہتر استاد بہتر طالب علم پیدا کرتا ہے اور رفتارِ وقت بالاخر اس طالبعلم کو استاد کے درجے تک پہنچا دیتی ہے اور جہاں وہ بذات خود بہتر انداز میں طالبعلموں کی ذہنی پرورش میں سرگرم عمل رہتا ہے۔ اس کتاب کے مرتب ڈاکٹر نثار احمد قریشی نے بہتر طالبعلم کا فرض نبھاتے ہوئے اس کتاب کا انتساب اپنے استاد گرامی ڈاکٹر وحید قریشی کے نام کیا ہے اور استادی کے فرائض سرانجام

دیتے ہوئے انھوں نے دور جدید کے نئے اساتذہ اور طالبعلموں کے لیے اس کتاب کی معرفت بہتر استاد اور طالب علم بننے کے لیے دھیمے انداز میں نامور شخصیات کی معرفت نمایاں اصول پیش کیے ہیں، تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

کتاب میں مرتب کی پیش گفتار، استاد اور شاگرد کا رشتہ از مولانا سید ابوبکر غزنوی اور ڈاکٹر سید عبداللہ کا تصور استاد کے بعد جن حضرات کے اپنے اساتذہ کے متعلق تاثرات/مضامین موجود ہیں ان میں مرزا ادیب، موہن سکھ دیوانہ، محمد وحید مرزا، ڈاکٹر محمد باقر، پروفیسر جگن ناتھ آزاد، اشفاق احمد، ڈاکٹر اکبر حسین قریشی، ڈاکٹر الطاف حسین، غلام رسول ازہر، ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، سید ابوالحسن ندوی، پروفیسر انور مسعود، ڈاکٹر محمود الرحمٰن، پروفیسر ڈاکٹر انوار احمد، ڈاکٹر تصدق حسین راجہ، ڈاکٹر انور سدید، ڈاکٹر شاہین مفتی، ڈاکٹر اجمل نیازی، ڈاکٹر بشیر سیفی، ڈاکٹر عارف ثاقب، ڈاکٹر مشتاق الرحمٰن صدیقی اور ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر شامل ہیں۔

### (۴) نذر معین

مرتب : محمد سعید

اشاعت : ۲۰۰۳

سائز : ساڑھے "۵×ساڑھے "۸

صفحات : ۵۴۲

ناشر : الوقار پبلی کیشنز، پوسٹ بکس نمبر۱۰۴۷۱ لاہور۔
فون ۰۳۰۰-۸۹۰۸۷۵۰

قیمت : ۵۹۵ روپے

زندگی مستقل جدوجہد کا دوسرا نام ہے لیکن اس جدوجہد پر زیادہ خوشی یا اس میں تیزی تب پیدا ہوتی ہے جب دوران سفر (زندگی کے سفر میں) آپ کی ان کاوشوں کا



اعتراف کیا جائے۔ یوں تو بہتر لوگوں، ان سے وابستہ رویوں اور کاموں کی تعریف ہر دور میں ہوتی چلی آئی ہے لیکن ہمارے معاشرے کا المیہ یہ ہے کہ صحیح وقت پر یہ سب کچھ زیرِ عمل نہیں آتا ہے۔ بہر حال اب یہ روایت کمزور پڑتی نظر آرہی ہے اور ہماری نوجوان نسل میں بروقت اس کا اظہار کرنے کی روش شروع ہوگئی ہے جس سے یقیناً دن بدن بہتر شخصیات رویے اور کاموں میں اضافہ ہوگا۔ محمد سعید کی مرتب کردہ ''نذر معین'' بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے اردو ادب اور تحقیق کے میدان میں ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کے علمی و تحقیقی کاموں کی اشاعت میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ محمد سعید کی مرتب کردہ ''نذر معین'' میں ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کے بارے میں مضامین اور شخصی تاثرات شامل ہیں۔ جو کہ ان کے رفقان کار، احباب اور شاگردوں کے تحریر کردہ ہیں۔

اس کتاب کے مندرجات میں عرض مرتب کے بعد ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کی دو عدد تحریریں بعنوان یونیورسٹی تک کا سفر۔ ڈاکٹر خالد آفتاب کا اعزاز اور وائس چانسلر اور دیگر رفقائے ادارہ کے لئے کلمات شکر شامل ہیں۔

جس کے بعد مختلف تحریریں ریٹائرمینٹ پر پیاعت تبریک، شعری ارتسامات، سخن فہمی خوش نگاراں، ڈاکٹر معین کے کچھ اساتذہ اور عزیز، رفقائے کار کے محسوسات، قدر دانان عزیز و قدیم، شاگردان عزیز و علمبردار، شاگردان ذی شان، شاگردان ذی افتخار، کے زیرِ عنوان شامل ہیں، آخر میں سوانحی خاکہ ڈاکٹر سید معین الرحمٰن اور انتطاریہ کے زیرِ عنوان ڈاکٹر معین کے لیے ایک نظم از ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر بھی شامل ہے۔

### (۳) رثائی ادب: دوصد سالہ یادگار انیس نمبر

مدیر اعلیٰ : ہادی عسکری

مدیر : ڈاکٹر بلال نقوی

اشاعت : ۲۸ دسمبر ۲۰۰۲ء

سائز : ساڑھے "۷× ساڑھے ۹"

صفحات : ۱۱۹۸

ناشر : محمدی ایجوکیشن اینڈ پبلیکیشن ڈی ۷۷ بلاک ۷ گلشن اقبال کراچی

قیمت : ۱۰۰۰ روپے

اس کا انتساب انیس کے ہم عصر عظیم مرثیہ نگار مرزا دبیر کے نام ہے۔ دور جدید میں ۱۱۹۸ صفحات پر مشتمل یہ ضخیم نمبر مدیر اعلیٰ ہادی عسکری مدیر ہلال نقوی اور ان کے معاون رفقا کی علم و ادب سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس نمبر میں جن قلم کاروں کی تحریریں شامل ہیں ان میں آغا سہیل، آفاق صدیقی، آل احمد سرور، ابوالکلام قاسمی، احتشام حسین، احراز نقوی، احسن فاروقی، احمد ہمدانی، احمد ہمیش، ادیب سہیل، اسد اریب، اطہر رضوی، اقبال کاظمی، اکبر حیدری کشمیری، امام مرتضٰی نقوی، انتظار حسین، انیس اشفاق انور جعفری، انور سدید، تصویر فاطمہ، تقی عابدی، جاوید حسن، جمال نقوی، جمیل مظہری، جوش ملیح آبادی، حسن علی خان تالپور، حسین سید، حیدر حسین، ڈیوڈ میتھوز، راج بہادر گوڑ، رئیس امروہوی، زائر امروہوی، سحر انصاری، سردار جعفری، سکندر آغا، سلیم احمد، سید سخی حسن، سید عبداللہ، سید محمد عقیل، شاد عظیم آبادی، ستار بے ردولوی، شاہد نقوی، شاہدہ حسن، شبیہہ حیدر، شمس الرحمٰن فاروقی، شباب سرمدی، سید احسن زیدی، صالحہ عابد حسن، محمد حسین رضوی، ضمیر اختر نقوی، عظیم انصاری، ظفر ہاشمی، عابد حسین حیدری، عرفان صدیقی، عظمیٰ فرخ، عظیم امروہوی، علی احمد دانش، علی جواد زیدی، غبار یاور، فرمان فتح پوری، فضل امام، فہیم اعظمی، قدرت نقوی، قربان علی بیگ، قلیچ بیگ مرزا، قیصر نجفی، کریم الدین احمد، کلیم الدین احمد، کوثر نیازی، گوپی چند نارنگ، مجتبیٰ حسن، محمد حسن، محمد رضا کاظمی، محمد علی صدیقی، مرتضٰی حسین فاضل، مسعود حسن رضوی، مشکور حسین یاد، منظر عباس، مہر النسا عزیز، نائب حسین نقوی، ناہید ہادی، نجیب حسین، نسرین عباس، نسیم امروہوی، نصیر ترابی، نیر مسعود، وحید اختر، وحید الحسن ہاشمی، وزیر آغا، ہادی عسکری اور ہلال نقوی شامل ہیں۔



## (۴) ملتان میں جدید اردو نظم کی روایت

مصنف : شازیہ عنبرین رانا

اشاعت : ۲۰۰۳

سائز : ساڑھے "۵ × "۹

صفحات : ۳۷۹

ناشر : شعبہ اردو بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان

قیمت : ۲۵۰

خوش نصیب ہیں وہ ادارے اور شخص جنھیں بہتر اور قابل راہنما مل جائیں، کیونکہ قابلیت حلقہ بناتی ہے، حلقہ ماحول اور ماحول میں پیدا ہونے والی خوشبو ایک وسیع تعداد کو اپنا عادی بنا دیتی ہے۔

اگر یہ رہنمائی طویل عرصے تک قائم رہے تو ایک تحریک کی صورت اختیار کرتی ہے جس سے اس کا دائرہ کار بھی بہت وسیع ہو جاتا ہے۔ خوش نصیب ہے بہاء الدین زکریا یونیورسٹی کا شعبہ اردو جسے ڈاکٹر انوار احمد اور ڈاکٹر روبینہ ترین جیسے راہ نما میسر آئے ہیں جن کی بدولت ان کے اساتذہ دن رات اپنے طالبعلموں کی خلوص نیت کے ساتھ عملاً علمی پرورش کرتے ہوئے ملتے ہیں۔

زیر ذکر کتاب کی مصنفہ شازیہ عنبرین رانا بھی اس وقت اسی شعبے میں پی ایچ ڈی کی طالبہ ہیں ملتان میں جدید اردو نظم کی روایت ان کے ایم فل کا موضوع تھا جو انھوں نے ڈاکٹر روبینہ ترین صاحبہ کی زیر نگرانی مکمل کیا۔ شعبہ اردو ملتان یونیورسٹی نے اپنی خوبصورت روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے اس مقالے کو بھی کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔

کتاب کا انتساب حضور اکرمؐ کے نام ہے۔ ڈاکٹر انوار احمد صاحب اور ڈاکٹر روبینہ ترین صاحبہ کے مشترکہ حرف آغاز اور شازیہ عنبرین کی اپنی بات کے بعد یہ کتاب چار ابواب میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ باب اول جدید اردو نظم، مفہوم اور ادبی پس منظر کے عنوان سے

ہے باب دوم دو حصوں پر مشتمل ہے جس میں حصہ (الف) ''ملتان میں اردو شاعری کی روایت کے عنوان سے حصہ (ب) ملتان میں جدید اردو نظم کے فروغ کے منابع کے عنوان سے ہے۔ باب سوم کا عنوان ملتان کے جدید اردو نظم گو شعرا ہے جس میں ۲۹ شعرا کے فکر وفن پر مواد پیش کیا گیا ہے، باب چہارم کا عنوان ملتان کے نظم گو، جدید اردو نظم کی روایت کے تناظر میں ہے اور آخر میں کتابیات موجود ہے۔

## (۵) سرسید احمد خاں اور جدت پسندی

| | | |
|---|---|---|
| مصنف | : | ڈاکٹر محمد علی صدیقی |
| اشاعت | : | ۲۰۰۳ |
| سائز | : | ساڑھے ۵" × ۸" |
| صفحات | : | ۲۳۰ |
| ناشر | : | ارتقا مطبوعات ۸۔ الاحمد مینشن بلاک ۱۳ ای مین یونیورسٹی روڈ گلشن اقبال کراچی |
| قیمت | : | ۲۰۰ روپے |

سرسید کی علمی و ادبی حیثیت ادبی وسیاسی دنیا میں ایک درخشاں ستارے کی مثل ہے۔ ۱۸۵۷ کے بعد سابقہ ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے حصول حقوق کے واسطے طویل مظبوط عقلی جنگ کے موجد سرسید احمد خاں تھے۔ جس خوبصورتی اور مہارت کے ساتھ انھوں نے اس میداں میں چالیں چلیں اور نوجوان نسل کے لئے راستے متعین کئے ایسے علمی سپہ سالار روز روز قوموں میں پیدا نہیں ہوتے۔ ڈاکٹر محمد علی صدیقی کی یہ کتاب اس علمی سپہ سالار سرسید احمد خاں کے فکر کی ایک خوبصورت ترجمانی ہے جس میں دیباچہ کے علاوہ دس عنوانات: عالم اسلام میں جدت پسندی کی تحریک اور سرسید احمد خاں، سرسید کی مذہبی فکر اور سیاست، سر سید احمد خاں اور اکبر الہ آبادی (جدیدیت اور روایت کے مابین آویزش) سرسید: انگریزی



حکومت اور مسلم فسادات، سرسید اور حرمتِ سود، سرسید اور ان کے رفقا کا تصورِ علم، سرسید احمد خاں اور تعلیم، سرسید احمد خاں اور تہذیب الاخلاق، سرسید احمد خاں شبلی اور مسلم سیاست اور سر سید اور اقبال کے زیر سایہ مصنف کی تحریریں شامل ہیں۔

اس کے ساتھ ضمیمہ جات میں سات ضمیمے بعنوان حیات سرسید احمد خاں (سوانحی خاکہ) ڈاکٹر ہنٹر کی غلط فہمیوں کا ازالہ، عرضداشت سرسید برائے ورنیکلر یونیورسٹی، ہندوستان میں اعلیٰ تعلیم اور گورنمنٹ، یونائیٹیڈ انڈین پیٹریاٹک ایسوسی ایشن: اصول وضوابط، محمڈن اینگلو اورینٹل ڈیفنس ایسوسی ایشن: اصول وضوابط اور علی گڑھ کالج کے یوم تاسیس پر روزنامہ پائنیر کا تعارفی مضمون شامل ہیں۔

## (۶) نعت اور تنقید نعت

| | | |
|---|---|---|
| مصنف | : | سید محمد ابوالخیر کشفی |
| اشاعت | : | ۲۰۰۱ |
| سائز | : | ساڑھے ۵" × ساڑھے ۸" |
| صفحات | : | ۱۷۳ |
| ناشر | : | طاہرہ کشفی میموریل سوسائٹی پوسٹ بکس ۱۷۷۵۲ کراچی ۷۵۳۰۰ |
| قیمت | : | ۱۸۰ روپے |

سلسلہ مضامین سے پہلے کتاب کا انتساب صبیح رحمانی کے نام ہے جس کے بعد اظہار تشکر، فہرست مضامین اور پہلی بات شامل ہیں۔

سید محمد ابوالخیر کشفی پہلی بات کے زیر عنوان کتاب کے متعلق اپنا اظہار خیال پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میں نے کوشش کی ہے کہ خالص ادبی معیار پر نعت کو پرکھا جائے اس سلسلے میں معانی اسلوبیات اورلسانیات کے مسائل اور معیار بھی میں نے پیش کیے ہیں"۔

اس کے بعد اس کتاب میں چھ مضامین شامل ہیں جن کے عنوانات مندرجہ ذیل ہیں ا۔نعت کے عناصر ۲۔نعت کے موضوعات ۳۔نعت گنجینۂ معنی کا طلسم ،۴۔غزل میں نعت کی جلوہ گری، ۵۔اردو میں نعت کا مستقبل، ۶۔ ہیں مواجہ پہ ہم (ایک تاثر)

## (۷) یادگارِ عبدالحق

| | | |
|---|---|---|
| مصنف | : | ڈاکٹر سید معین الرحمٰن |
| اشاعت | : | ۲۰۰۲ |
| سائز | : | ساڑھے "۵× ساڑھے "۸ |
| صفحات | : | ۳۶۶ |
| ناشر | : | الوقار پبلی کیشنز پوسٹ بک نمبر۱۰۴۷۱ لاہور |
| قیمت | : | ۳۸۰ روپے |

مصنف کے حرف چند کے بعد یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے پہلا حصہ اعتراف حق کے عنوان سے ہے جس میں چھ تحریریں (۱) بابائے اردو کی خدماتِ جلیلہ (۲) "چند ہم عصر" کا تجزیاتی مطالعہ (۳) بابائے اُردو: ایک کرشمہ ساز شخصیت (۴) بابائے اردو بحیثیت شاعر (۵) کچھ بابائے اردو کی شادی کے بارے میں (۶) بابائے اردو کا مقصد حیات شامل ہیں۔ دوسرا حصہ بزم حق کے عنوان سے جس میں ۵ تحریریں شامل ہیں جن میں: بابائے اردو اور نواب معشوق یار جنگ، بابائے اردو اور پروفیسر محمود احمد خاں، بابائے اردو اور پروفیسر حمید احمد خاں، بابائے اردو اور جسٹس ایس اے رحمٰن، بابائے اردو اور حکیم اسرار احمد کریوی۔ تیسرا حصہ تبرکات حق (بابائے اردو کی نادر تحریریں) کے عنوان سے ہے جس میں قسطنطنیہ میں عورتوں کا ایک میگزین ۱۸۹۶ء، غلامی ۱۸۹۶، سر سید احمد خاں کی والدہ ۱۹۱۲ء، گشتی کتب خانہ



مارچ ۱۹۴۵ء، میرا کتب خانہ جون ۱۹۴۶ء، موازنہ انیس و دبیر بابائے اردو کی قلمی تحریر اور اردو زبان وادب کے سات سو سال کے زیرِ عنوان تحریریں شامل ہیں۔

## (۸) روایاتِ علی گڑھ

| | | |
|---|---|---|
| مصنف | : | محمد ذاکر علی خاں |
| اشاعت | : | نومبر۲۰۰۲ |
| سائز | : | ساڑھے "۵× ساڑھے "۸ |
| صفحات | : | ۳۴۸ |
| ناشر | : | علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن (پاکستان) ایم آر کیانی روڈ کراچی |
| قیمت:۔ | | ۲۵۰ روپے |

ہوش سنبھالتے ہی دادی ماں سے علی گڑھ کی باتیں سننے کو ملیں کیونکہ وہ بھی علی گڑھ کی گریجویٹ ہیں۔ اردو اور تاریخ کو جب مضمون کے طور پر پڑھا تو اس میں علی گڑھ کا ذکر مزید سنا اور جب ایم اے اردو کیا تو سر سید اور علی گڑھ کو گہرائی سے پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اور پھر انجمن ترقی اردو کی صد سالہ تقریبات کے موقع پر سر سید انجنیر نگ یونیورسٹی کراچی میں بہت سارے علی گڑھ کے فارغ التحصیل سے ملنے کا موقع میسر آیا۔ جذبات، رویے، لباس، مہذبیت، لہجہ، دادی ماں سے لے کر ان تمام بزرگوں کا یکساں دیکھ اور محسوس کر کے حیرت ہوئی۔ اور خود بخود ایک نیا سوال پیدا ہوا کہ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہوا ہوگا؟ دراصل اس سوال کا جواب جناب ذاکر علی خاں کی اس کتاب کو پڑھنے کے بعد مل جاتا ہے۔

دلکش اسلوب میں جناب ذاکر علی خاں نے روایات علی گڑھ مندرجہ ذیل ۳۵ عنوانات کے تحت پیش کی ہیں:۔ نظم، تشکر سَکَر ر، حرفِ سپاس، علی گڑھ اسپرٹ، سیرِ چمن، حُسن روایات، انٹروڈکشن نائٹ اور ٹڈ رائٹ، رودادِ شیروانی و محفل دسترخوان، پھیری والے خوراک

رساں، ہمارے معاونین، ذکر اُجلا گراں، تقسیم خطابات، علی گڑھ کی آفیشل سواری، کھیلوں کی سرزمین، کابل کے باغات پر ہاکی بازوں کی یلغار، الیکشن بازی کی رونقیں، علی گڑھ میں انگریز بھتنا، ایکٹویٹی (احوالِ شرارت) محافل مشاعرہ، دینیات، سینارٹی کا چسکا، ۱۹۹۰ کی نمائش علی گڑھ کی سیر، علی گڑھ اور اسم مسعود، وفائے عزم، کپتان سجا خدائی فضائیہ کے تین ہوا باز، سرسید رحمۃ اللہ علیہ کے مدارج کی بلندی، چٹکی کالمس، کمالات میر ٹینڈی، ضیافتوں کی فضیلت ،گھاگھوں کی محفل، بال کی کھال، مثالی دوستیاں باب النساء، رگبز رِفردوس۔

علی گڑھ کا تاریخی کردار پاک و ہند کی نسلیں کبھی بھی نہیں بھلا سکتیں، اس سے فارغ التحصیل اب تو نہ صرف پاکستان و ہندوستان میں بلکہ پوری دنیا میں انسانیت کو سکھ پہنچانے کے لئے سرگرمِ عمل ہیں۔ بقول ڈاکٹر فرمان فتح پوری:

''اگر آپ نے علی گڑھ نہیں دیکھا تو پھر اس کا اندازہ اردو کے ممتاز صاحبِ قلم ذاکر علی خاں کے بنائے اس کتابی ذخیرہ میں سے کر سکتے ہیں جو روایات علی گڑھ کی صورت میں آپ کے سامنے ہیں۔

### (۹) صوفی تبسم ـــــ احوال و آثار

| | | |
|---|---|---|
| مصنف | : | ڈاکٹر نثار احمد قریشی |
| اشاعت | : | ۲۰۰۳ |
| سائز | : | "۸" × "۵ |
| صفحات | : | ۱۴۵ |
| ناشر | : | کلاسیک، دی مال، لاہور |
| قیمت | : | ۱۰۰ روپے |

جامعہ پنجاب لاہور کے سائے میں ڈاکٹریٹ کی سطح کا یہ تحقیقی مقالہ ڈاکٹر نثار احمد قریشی نے ڈاکٹر وحید قریشی کی زیرِ نگرانی تحریر کیا تھا جس کی تلخیص اس کتاب کی صورت میں



پیش کی گئی ہے۔

دورِ حاضر میں مشفق خواجہ صاحب تحقیق کے مردِ میدان ہیں اس مقالے کے متعلق ابتدائیے کے زیرِ عنوان آپ کی تحریر کا عکس شامل ہے جس میں آپ اس مقالے کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

۔۔۔۔مقالہ نگار نے اپنے راستے کی مشکلوں پر بڑی خوش اسلوبی سے قابو پایا ہے۔ انھوں نے صوفی تبسم کی منتشر اور غیر مدوّن تحریروں نیز غیر مطبوعہ نگارشات کا سراغ لگانے میں غیر معمولی محنت کی ہے۔ انھوں نے تقریباً سولہ سو انیس تحریروں کی نشاندہی کی ہے جو عام نگاہوں سے اوجھل تھیں''۔

پیش لفظ کی بعد یہ کتاب چار ابواب میں تقسیم ہو جاتی ہے باب اول سوانح، شخصیات اور تصانیف، باب دوم شاعری، باب سوم صوفی تبسم کی دیگر فکری و فنی جہتیں، اور باب چہارم نگاہ بازگشت کے عنوان سے شامل ہے جبکہ کتاب کے آخر میں محققین کے واسطے حواشی اور حوالہ جات موجود ہیں۔

☆☆☆